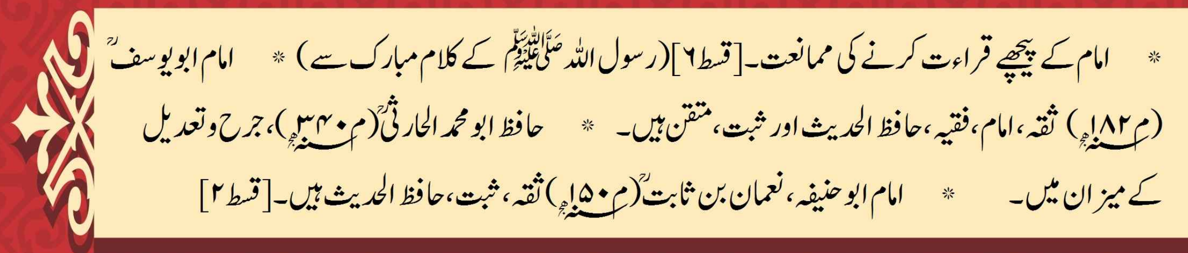
شمارہ نمبر ۱۹

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

اپریل / ۲۰۲۱

دوماہی مجلّہ

الاجماع


* امام کے پیچھے قراءت کرنے کی ممانعت۔[قسط۶] (رسول اللہ ﷺ کے کلام مبارک سے) * امام ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) ثقہ، امام، فقیہ، حافظ الحدیث اور ثبت، متقن ہیں۔ * حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، جرح و تعدیل کے میزان میں۔ * امام ابو حنیفہ، نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔[قسط ۲]

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن



النعمان سوشل میڈیا سروسز

کی فخریہ پیشکش

دفاع احناف لائبریری

سینکڑوں کتب کا بیش بہا ذخیرہ

ماخوذ: مجلہ الاجماع

Www.AlnomanMedia.com

AlnomanMediaServices@gmail.com

Facebook.com/AlnomanMediaServices

"دفاع احناف لائبریری" موبائل ایپلیکیشن پلے سٹور سے ڈاؤنلوڈ کریں

App link https://tinyurl.com/DifaEahnaf

امام ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) ثقہ، امام، فقیہ، حافظ الحدیث اور ثبت، متقن ہیں۔

- مولانا نذیر الدین قاسمی

امام ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم القاضیؒ (م ۱۸۲ھ) بھی مشہور ثقہ، امام، فقیہ، حافظ الحدیث اور ثبت، متقن محدث ہیں۔ مختصر تعارف درج ذیل ہیں:

- امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ (م ۱۵۰ھ) نے کہا: ''إن يمت هذا الفتى فإنه أعلم من عليهاو أو مأإلى الأرض''۔
- امام لیث بن سعدؒ (م ۱۷۵ھ)،
- امام یزید بن ہارونؒ (م ۲۱۱ھ) وغیرہ نے ان سے روایت لی ہے۔ (لسان المیزان: ج۸: ص۵۱۸)
- امام وکیعؒ (م ۱۹۸ھ) نے بھی ابو یوسفؒ کی تعریف کی ہے۔ (تاریخ بغداد: ج۱۴: ص۲۵۰)
- صدوق قاضی اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۲۱۲ھ) نے کہا: ''ولم يكن في أصحاب أبي حنيفة مثل أبي يوسف، وزفر''۔
- ثقہ، ثبت، حجت، امام علی بن الجعدؒ (م ۲۳۰ھ) کہتے ہیں کہ ''والله ما رأيت مثله قال ابن ابي عمران وقد رأى على الثوري والحسن بن صالح ومالكا وابن ابي ذئب والليث بن سعد وشعبة بن الحجاج''۔
- امام ابن سعدؒ (م ۲۳۰ھ) نے کہا: ''وكان يعرف بالحفظ للحديث''۔
- امام عمرو بن محمد بن بکیرؒ (م ۲۳۲ھ) نے کہا: ''كان صاحب سنة''۔
- امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ) نے کہا: ''ثِقَة''۔

اور کہا کہ ''ما رأيتُ في أصحاب الرأي أثبت في الحديث ولا أحفظ ولا أصح رواية من أبي يوسف''۔

- امام علی بن المدینیؒ (م ۲۳۴ھ) نے کہا: ''صدوق''۔
- صدوق فقیہ بشر بن الولیدؒ (م ۲۳۸ھ) نے کہا: ''الا تعظمه الا تفخمه فإني ما رأيت مثله''۔
- امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) نے کہا: ''صدوق''۔

اور کہا: ''كان أبو يوسف من أمثلهم في الحديث''۔

- فقیہ ہلال الرائیؒ (م ۲۴۵ھ) نے کہا: "كان أبو يوسف يحفظ التفسير و المغازي و أيام العرب، و كان أحد علومه الفقه"۔
- امام مزنیؒ (م ۲۶۴ھ) نے کہا: "أتبعهم للحديث"۔
- ابوالحسن، علی بن صالح البغویؒ نے کہا: "فقيه الفقهاء و قاضي القضاة و سيد العلماء ابو يوسف"۔
- امام ابومحمد، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہؒ (م ۲۷۶ھ) نے کہا: "و كان صاحب حديث، حافظا"۔
- امام ابوحاتم الرازیؒ (م ۲۷۷ھ) نے کہا: "يُكتَبُ حَدِيْثُهُ"۔
- امام نسائیؒ (م ۳۰۳ھ) نے کہا: "ثِقَةٌ"۔
- مشہور مفسر، حافظ ابن جریر طبریؒ (م ۳۱۰ھ) نے کہا: "كان أبو يوسف القاضي فقيها، عالما، حافظا، ذكر أنه كان يعرف بالحديث، و أنه كان يحضر التحديث فيحفظ خمسين حديثا و ستين حديثا ثم يقوم فيمليها على الناس و كان كثير الحديث"۔
- حافظ ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) میں کہا: "من الفقهاء المتقنين" اور کتاب الثقات میں بھی ذکر کیا۔
- قاضی احمد بن کاملؒ (م ۳۵۰ھ) نے کہا: "و لم يختلف يحيى بن معين و احمد بن حنبل و علي بن المديني في ثقته في النقل"۔
- حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) نے کہا: "إذا روى عَنْهُ ثقة و يروى هو عن ثقة فلا بأس بِهِ و برواياته"۔
- امام طلحہ بن محمد الشاہدؒ (م ۳۸۰ھ) نے کہا: "أبو يوسف مشهور الأمر ظاهر الفضل و هو صاحب أبي حنيفة و أفقه أهل عصره، و لم يتقدمه أحد في زمانه، و كان النهاية في العلم و الحكم، و الرياسة و القدر، و أول من وضع الكتب في أصول الفقه على مذهب أبي حنيفة، و أملى المسائل و نشرها و بث علم أبي حنيفة في أقطار الأرض"
- حافظ ابن شاہینؒ (م ۳۸۵ھ) نے کہا: "من الثقات"۔
- امام دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) نے کہا: "هو أقوى من محمد بن الحسن"۔
- امام حاکمؒ (م ۴۰۵ھ) نے بھی ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ (**معرفۃ العلوم للحاکم**: ص ۲۵۴، نیز دیکھئے **المستدرک للحاکم**: ج ۱: ص ۵۳۳، حدیث نمبر ۱۳۹۵)

- امام خلیلیؒ (م ۴۴۶ھ) نے کہا: ''صدوق في الحديث و محله في الفقه كبير، صحيح المذهب، و كان شديدا على الجهمية''۔

- امام بیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) نے کہا: ''ثقة''۔

- حافظ ابن عبد البرؒ (م ۴۶۳ھ) نے کہا: ''كان أبو يوسف القاضي فقيها، عالما، حافظا، ذكر أنه كان يعرف بالحديث، و أنه كان يحضر التحديث فيحفظ خمسين حديثا و ستين حديثا ثم يقوم فيمليها على النّاس و كان كثير الحديث''۔

- حافظ مجد الدین ابن الاثیر الجزریؒ (م ۶۰۶ھ) نے کہا: ''كان إماماً عالماً حافظاً كبير القدر فقيهاً فاضلاً عظيم المحلّ في الحديث و الفقه''۔

- حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے کہا: ''ثقة، حسن الحديث''۔ (مختصر تلخیص الذہبی لابن الملقن: ج ۱: ص ۳۰۳)

- امام عینیؒ (م ۸۵۵ھ) نے کہا: ''ثقة''۔

- امام حسین بن عبد الرحمٰن العلوی الاھدلؒ (م ۸۵۵ھ) کہتے ہیں کہ ''أكثر العلماء على تفضيله و تعظيمه''۔

- حافظ قاسم بن قطلوبغاؒ (م ۸۷۹ھ) نے کہا: ''كان أبو يوسف فقيها عالما حافظا، لسان الحق و الدين، حجة الإسلام و المسلمين''۔ (مخطوطة مناقب الإمام الأعظم أبى حنيفة للقاسم: ص ۶۷-۶۸)

- حافظ محمد بن یوسف الصالحی الدمشقیؒ (م ۹۴۲ھ) نے کہا: ''ثقة، امام''۔

(تاریخ بغداد: ج ۱۴: ص ۲۴۸-۲۵۰، ۲۶۲، اخبار ابی حنیفہ للصیمری: ص ۹۷، ۱۰۰، ۱۰۲، الطبقات لابن سعد: ج ۷: ص ۲۳۸، طبع بیروت، مناقب ابی حنیفہ واصحابہ: ص ۶۲، ۶۳، فضائل ابی حنیفہ لابن ابی العوام: ص ۳۰۲، المنتظم لابن الجوزی: ج ۹: ص ۷۵، المعارف لابن قتیبہ: ص ۴۹۹، الانتقاء لابن عبد البر: ص ۱۷۲، مشاہیر علماء الامصار: ص ۲۷۰، الکامل لابن عدی: ج ۸: ص ۴۶۶، ۴۶۸، المختلف لابن شاہین: ص ۲۰، الارشاد للخلیلی: ج ۱: ص ۴۰۲، ج ۲: ص ۵۶۹، الاسماء و الصفات للبیہقی: ص ۶۱۱، نیز دیکھئے نصب الرایۃ: ج ۱: ص ۲۰۴، جامع الاصول لابن الاثیر: ج ۱۲: ص ۱۰۱۴، نخب الافکار: ج ۴: ص ۱۰۳، شذرات الذہب: ج ۲: ص ۳۶۷، ۳۷۰، عقود الجمان: ص ۶۲)

لہذا قاضی ابو یوسفؒ (م ۱۸۲ھ) ثقہ، متقن، حافظ الحدیث اور ثبت، حجت، امام اور فقیہ بے مثال ہیں۔

حافظ ابومحمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ)، جرح وتعدیل کے میزان میں۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

صاحب مسند ابی حنیفۃ، حافظ ابومحمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی البخاری کی توثیق وثناء درج ذیل ہیں:

(۱) حافظ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) کے نزدیک آپؒ ثقہ یا صدوق ہیں۔(**الکامل لابن عدی: ج۱: ص ۲۹۲، ۷۹**)

(۲) امام أبو بکر محمد بن الفضل الکاغدیؒ (م ۳۸۱ھ) نے کہا: "**الشيخ الفقيه الحافظ**"۔(**بغية الطلب: ج۱۰: ص ۴۳۴۹**)

(۳) حافظ ابوبکر محمد بن ابی اسحاق البخاریؒ (م ۳۸۴ھ) نے کہا: "**الشيخ، الإمام، الفقيه**"۔(**بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار: ص ۶۰، ۲۸۶**)

(۴) حافظ ابوعبداللہ ابن مندہؒ (م ۳۹۵ھ) "**وكان حسن الرأى فيه**" حارثیؒ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ (**تاریخ الاسلام: ج۷: ص ۷۳۷**)

- اور کہا کہ "**الامام الحافظ الفقيه**"۔(**مسند امام اعظم للحارثی بتحقیق البھرائجی: ج۱: ص ۱۲۰، ۱۱۲**)

(۵) صدوق، خطیب، امام الموفق بن احمد المکیؒ (م ۵۶۸ھ) نے کہا: "**الامام الاستاذ**" اوران کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔(**مناقب ابی حنیفۃ للموفق: ص ۱۴۵، ۲۱۰**)

(۶) حافظ ابوالمؤید الخوارزمیؒ (م ۶۶۵ھ) نے کہا: "**الشيخ الامام الحافظ أبو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب ابن الحارث الحارثي البخاري الأستاذ رحمه الله رحمةً واسعةً**"۔(**جامع المسانید للخوارزمی: ج۱: ص ۴، ۲۳۶**)

- اور کہا کہ "**من طالع مسنده الذي جمعه للإمام أبي حنيفة علم تبحره في علم الحديث وإحاطته بمعرفة الطرق والمتون**"۔(**جامع المسانید للخوارزمی: ج۲: ص ۵۲۵**)

(۷) حافظ ابن عبدالہادیؒ (م ۷۴۴ھ) نے کہا: "**محدِّث ما وراء النَّهر العلَّامة**"۔(**طبقات علماء الحدیث: ج۳: ص ۴۷**)

(۸)　حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے کہا:

"الفقيه، عالم ماوراء النهر ومحدثه، الإمام العلامة، صنّف التصانيف"۔

"الشّيخ الإمام الفقيه العلّامة المحدّث، عالم ماوراء النّهر"۔

"كَانَ كبير الشّأن كثير الحديث، إمامًا فِي الفقه وكان محدثاً جوّالاً، رأسا في الفقه"۔ (تذكرة الحفاظ: ج۲: ص۱۳۵، ج۳: ص۴۹، سیر: ج۱۵: ص۴۲۵، تاریخ الإسلام: ج۷: ص۷۳۷، العبر: ج۲: ص۶۰)

اورانہوں نے حافظ الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کو "تذکرۃ الحفاظ" میں بھی شمار کیا ہے۔ (ج۳: ص۴۹)

- 　نیز حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) کی اپنی رائے میں حافظ الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تذہیب تہذیب الکمال: ج۹: ص۲۲۲، ج۱: ص۱۱۰)

(۹)　امام صلاح الدین الصفدیؒ (م ۷۶۴ھ) نے کہا:

"عبد الله بن محمّد بن يعقوب بن الْحارث بن خليل أبو محمّد الكلاباذي البخارِي الْفَقِيه شيخ الْفقيه الْحنفيّة بما وراء النّهر يعرف بِعَبْد الله الْأُستاذ كان كبير الشّأْن كثير الحديث إِماما فِي الْفِقْه"۔ (الوافي بالوفيات: ج۱۷: ص۲۶۱)

(۱۰)　حافظ عبد القادر قریشیؒ (۷۷۵ھ) نے کہا:

"الحافظ الفقيه الاستاذ"۔ (الجواہر المضیۃ: ج۱: ص۲۴۹، ۳۲۶)

(۱۱)　امام محمود بن احمد القونویؒ (م ۷۷۰ھ) نے کہا:

"الشيخ، الامام، العلامة"۔ (مخطوطة المعتمد فی احاديث المسند للقونوی: ص۱)

(۱۲)　امیر المؤمنین فی الحدیث، حافظ ابن حجر العسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) نے ابو محمد عبد اللہ الحارثیؒ کی روایت کے بارے میں فرمایا

"ليس فی الاسناد من ينظر فی حاله۔۔۔۔"

کہ اسکی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے، جس کا حال قابلِ نظر ہو۔ (موافقۃ الخبر لابن حجر: ج۲: ص۱۱۱)

ثابت ہوا کہ حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲ھ) کے نزدیک حافظ حارثیؒ (م ۳۴۰ھ) ثقہ ہیں۔

- ایک اور مقام پر حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲؁ھ) نے کہا: ''الفقيه، شيخ الحنفية، الحافظ''۔(تبصیر المنتبہ: ج ۳: ص ۱۲۲۳، لسان المیزان: ج ۹: ص ۱۵۹)

(۱۳) مشہور صدوق، محدث، امام بدر الدین العینیؒ (م ۸۵۵؁ھ) نے ان کو ''الثقات'' میں شمار کیا ہے۔(البنایۃ: ج ۷: ص ۲۳۶، نیز دیکھئے ج ۱۰: ص ۲۱۱)

(۱۴) حافظ محمد بن یوسف الصالحی الدمشقیؒ (م ۹۴۲؁ھ) کے نزدیک بھی وہ ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں۔(عقود الجمان: ص ۶۹، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۶: ص ۲۶)

(۱۵) صدوق، مؤرخ، امام ابو القاسم شرف الدین بن عبد العلیم القربتی الیمنیؒ (م بعد ۹۴۷؁ھ) اپنی کتاب ''قلائد عقود الدرر و العقيان في مناقب الإمام أبي حنيفة النعمان'' کے مقدمہ میں ''العلماء الثقات'' میں حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰؁ھ) کو شمار کیا ہے۔(مخطوطة قلائد عقود الدرر و العقيان في مناقب الإمام أبي حنيفة النعمان: فوليو نمبر ۳-۲، رقم ۹۰۰/۱۶۴، مكتبة عارف حكمة بالمدينة المنورة، نیز دیکھئے مجلہ الاجماع: ش ۱۵: ص ۴۸)

(۱۶) فقیہ علاء الدین علی بن امر اللہ المعروف بابن الحنائیؒ (م ۹۷۹؁ھ) نے کہا:

''له تصانيف مقبولة متداولة''۔(طبقات الحنفیۃ: ج ۲: ص ۱۲، بتحقیق محی ہلال، طبع بغداد)

(۱۷) فاضل، امام محمود بن سلیمان الکفویؒ (م ۹۹۰؁ھ) نے کہا:

''الشيخ الامام الاستاذ''۔(کتائب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختار: ج ۱: ص ۳۶۱، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(۱۸) امام تقی الدین الغزیؒ (م ۱۰۱۰؁ھ) نے کہا:

''بالجملة فقد كان عبد الله إماما كبيرا في الفقه، و الحديث، من أعلام الأئمّة بما وراء النّهر. رحمه الله تعالى''۔(الطبقات السنية للغزى: ج ۴: ص ۲۳۷)

(۱۹) علامہ حاجی خلیفہؒ (م ۱۰۶۷؁ھ) کہتے ہیں:

''كان إمامًا كبيرًا في الفقه و الحديث، من أعلام الأئمة بما وراء النَّهر، و كان مكثرًا''۔(سلم الوصول: ج ۲: ص ۲۲۹)

(۲۰)　امام ابن العمادؒ (م ۱۰۸۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

"العلّامة، أبو محمد، عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحارث البخاري الفقيه، شيخ الحنفية بما وراء النهر، ويعرف بعبد الله الأستاذ، وكان محدّثا، جوّالا، رأسا في الفقه"۔(شذرات الذهب: ج ۴: ص ۲۱۹)

لہٰذا حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م ۳۴۰ھ) کم از کم صدوق ہیں۔واللہ اعلم

جروحات کا جواب:

- امام ابو بکر البیہقیؒ (م ۴۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ

قال: لنا أبو عبد الله: فسمعت أبا أحمد الحافظ يقول: كان عبد الله بن محمد بن يعقوب الأستاذ يشبج الحديث قال: ولست أرتاب فيما ذكره أبو أحمد من حاله فقد رأيت في حديثه عن الثقات من الأحاديث الموضوعة ما يطول بذكره الكتاب وليس يخفى حاله على أهل الصنعة قال: وأرى جماعة من المتروكين يلتجئون في هذه المناكير والموضوعات إلى الحسن بن سهل البصري عن قطن بن صالح الدمشقي ولم يخرج لنا حديثهما عن الثقات فكنا نقف على حالهما ثم ذكر شيخنا أبو عبد الله من منكرات حديثهما ما يستدل به على حالهما في الجرح, وقد ذكر من جمع في هذه المسألة أخبارا رواية عبد الله بن محمد وذكرها أيضا عن أحمد بن محمد بن ياسين عن الحسن بن سهل وهي إن سلمت من عبد الله الأستاذ فلن تسلم من الحسن بن سهل فآثار الوضع ظاهرة على رواياته, والله المستعان۔(القراءة خلف الامام للبیہقی: ص ۱۷۹)

- میزان الاعتدال میں ہے کہ

قال ابن الجوزي: قال أبو سعيد الرواس: يتهم بوضع الحديث۔

وقال أحمد السليماني: كان يضع هذا الإسناد على هذا المتن وهذا المتن على هذا الإسناد وهذا ضرب من الوضع۔

وقال حمزة السهمي: سألت أبا زرعة أحمد بن الحسين الرازي عنه فقال: ضعيف۔

وقال الحاكم: هو صاحب عجائب وأفراد عن الثقات سكتوا عنه۔

وقال الخطيب: لَا يُحْتَجُّ به۔

وقال الخليلي: يعرف بالأستاذ له معرفة بهذا الشأن وهو لين ضعفوه۔ (ج۲:ص۴۹۶)

الجواب:

اولاً حافظ ابو احمد الحاکم الکبیرؒ (م۳۷۸ھ) اگرچہ مشہور ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث ہیں، لیکن آخیر عمر میں ان کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا۔ (**تاریخ الاسلام: ج۸:ص۴۶۰**)، اور امام ابو عبد اللہ الحاکم الصغیر صاحب المستدرک (م۴۰۵ھ) نے ان سے سماع کب کیا، اس کی تصریح نہیں ملی۔ لہذا استدلال غیر صحیح ہے۔

دوم امام ابو عبد اللہ الحاکم الصغیر صاحب المستدرک (م۴۰۵ھ) کے الفاظ میں تصریح ہے کہ حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰ھ) نے موضوعات روایت کی ہے۔ لیکن ان کے احادیث کو وضع کرنے کی تصریح، امام ابو عبد اللہ الحاکم الصغیر (م۴۰۵ھ) کی عبارت میں نہیں ہے۔

لہذا ان کا کلام، حافظ حارثیؒ (م۳۴۰ھ) کے صدوق ہونے کے منافی نہیں ہے۔ نیز دیکھئے ص:۔

سوم امام بیہقیؒ (م۴۵۸ھ) نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس خاص روایت میں ''**إن سلمت من عبد الله الأستاذ...**'' حافظ ابو محمد الحارثیؒ (م۳۴۰ھ) منفرد نہیں ہیں۔ لہذا ان پر جرح بھی کمزور معلوم ہوتی ہے۔

چہارم ابو سعید الرواسؒ نہ جرح وتعدیل کے ائمہ میں سے ہیں اور نہ ہی ان کی کسی نے توثیق کی ہے۔

پنجم عام طور سے اصحاب الحدیث، اصحاب الرائے کے سلسلے میں متشدد و متعصب تھے۔ (ص:) اور پھر حافظ ابو احمد الحاکم الکبیرؒ (م۳۷۸ھ)، امام ابو عبد اللہ الحاکم الصغیر صاحب المستدرک (م۴۰۵ھ)، حافظ المشرق، خطیب بغدادیؒ (م۴۶۳ھ)، حافظ ابو الفضل السلیمانیؒ (م۴۰۴ھ) وغیرہ حضرات متشدد و متعصب تھے۔ (**بحث عن العلماء المتشددين والمتساهلين والمعتدلين للشيخ عمرو العدوي، المنتظم لابن الجوزي: ج۱۶:ص۱۳۳، الروض الباسم: ج۱:ص۲۴۹**)

لہذا اصحاب الرائے کے سلسلے میں ان حضرات کی جرح مقبول نہیں ہے، خاص طور سے جبکہ دیگر ائمہ محدثین ان کی توثیق کرچکے ہیں۔

ششم ائمہ احناف نے بھی ان کے مجروح ہونے کی نفی کی ہے۔ چنانچہ حافظ عبد القادر القرشیؒ (م۷۷۵ھ)، حافظ قاسم بن قطلوبغاؒ (م۸۷۹ھ)، فاضل، امام تقی الدین الغزیؒ (م۱۰۱۰ھ) وغیرہ نے ان پر موجود جروحات کا رد کیا ہے۔ (**الجواهر

المضیۃ: ج۱: ص۲۹۰، تاج التراجم للقاسم: ص۱۷۶، الطبقات السنیۃ للغزی: ج۴: ص۲۳۷)

لہذا راجح قول میں وہ صدوق ہیں۔

امام اسد بن عمرو البجلیؒ (م ۱۹۰ھ)، ائمہ کے نزدیک صدوق ہیں۔

-مفتی ابو احمد ،ابن اسماعیل المدنی

امام اسد بن عمرو البجلیؒ (م ۱۹۰ھ) بھی ائمہ کے نزدیک صدوق ہیں۔

(۱) ابن معینؒ (م ۲۳۳ھ) ثقہ، صدوق، لا باس بہ کہتے ہیں۔

(۲) امام احمدؒ (م ۲۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ اسدؒ صدوق، صالح الحدیث ہیں۔

(۳) حافظ احمد بن منیعؒ (م ۲۴۴ھ) نے کہا: اسد بن عمرو ثقہ، صدوق تھے۔

(۴) امام ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) نے کہا: میں نے ان کی احادیث میں کوئی حدیث منکر نہیں پائی، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی احادیث مستقیم ہے اور ان کی روایات واحادیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) امام ابن سعدؒ (م ۲۳۰ھ) نے کہا کہ وہ انشاء اللہ ثقہ ہیں۔

(۶) حافظ ابن عمار الموصلیؒ (م ۲۴۲ھ) نے کہا کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) امام ابوداودؒ (م ۲۷۵ھ) نے کہا کہ فی نفسہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۸) امام دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) کہتے ہیں کہ ان کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۹) حافظ قاسم بن قطلوبغاؒ (م ۸۷۹ھ) نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

(۱۰) امام نسائیؒ (م ۳۰۳ھ) کہتے ہیں کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱) محدث عینیؒ (م ۸۵۵ھ) نے بھی آپؒ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

(۱۲) حافظ ابو سعد السمعانیؒ (م ۵۶۲ھ) کہتے ہیں کہ وہ کثیر الحدیث اور انشاء اللہ ثقہ ہیں۔

- اور شیخ محمد عمر ولطیف نے وضاحت کے ساتھ کہا کہ ''مختلف فيه اختلافًا كثيرًا، و الأشبه أنه صدوق في الحديث، إنما طعنوا فيه من أجل الرأي'' اسد بن عمروؒ مختلف فیہ راوی ہیں اور ان میں ائمہ کا بہت اختلاف ہے۔ ان کے بارے میں مناسب قول یہ ہے کہ وہ حدیث میں صدوق ہیں اور رائے کی وجہ سے، محدثین نے ان پر طعن کیا ہے۔ (**موسوعۃ الاقوال امام یحیی بن معین: ج۱: ص۲۱۹، موسوعۃ الاقوال امام احمد: ج۱: ص۸۸، الکامل: ۲: ص ۸۳-۸۴، تاریخ بغداد: ج۷: ص۱۸-۲۰، کتاب الثقات للقاسم: ج۲: ص۳۴۷، تسمية من لم يرو عنه غير رجل واحد للنسائی: ص**

۱۲۴،عمدۃ القاری: ج ۱۱: ص ۲۴۰،الانساب للسمعانی: ج ۱۰: ص ۴۱۷،تبييض الصحيفة بأصول الأحاديث الضعيفة : ج ۲: ص ٦٦)،

لہذا امام اسد بن عمرو البجلیؒ (م ۱۹۰ھ)، ائمہ کے نزدیک صدوق ہیں۔

مشہور فقیہ، امام حسن بن زیاد اللؤلؤیؒ (م ۲۰۴ھ)، کا امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب کی روایات میں مقام۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

مشہور فقیہ، امام حسن بن زیاد اللؤلؤیؒ (م ۲۰۴ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب کی روایات کے عالم، حافظ اور ان میں مکثر ہیں۔ چنانچہ

(۱) حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ ''**الحسن بن زیاد اللؤلؤي عن أبي حنيفة روايات كثيرة**''۔ (**تاریخ بغداد: ج ۷: ص ۳۲۸**)

(۲) حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے کہا: ''**قد ساق الخطيب في ترجمته أشياء لا ينبغي ذكرها وكان حافظا لقول أصحاب الرأي**''۔ (**الوافی بالوفیات: ج ۱۲: ص ۱۶**)

(۳) محدث عینیؒ (م ۸۵۲ھ) کہتے ہیں کہ ''**صاحب الإمام أبی حنيفة**''۔ (**مغانی الاخیار: ج ۱: ص ۱۹۶**)

(۴) حافظ زکریا بن یحیی الساجیؒ (م ۳۰۷ھ) کہتے ہیں کہ ''**وكان حافظا لقولهم، يعني أصحاب الرأي**''۔

(۵) حافظ ابو عبد اللہ، احمد بن یونس التمیمیؒ (م ۲۲۷ھ) کہتے ہیں کہ ''**وكان حافظا لقول أصحابه**''۔ (**تاریخ الاسلام: ج ۵: ص ۴۸**)

(۶) حافظ ابو سعد السمعانیؒ (م ۵۶۲ھ) نے کہا: ''**كان حافظاً للروايات عن أبي حنيفة**''۔ (**الانساب: ج ۱۱: ص ۲۳۰**)

(۷) حافظ ابن الاثیر الجزریؒ (م ۶۳۰ھ) کہتے ہیں کہ "**وَكَانَ عَالما بروايات أبي حنيفَة**"۔ (**اللباب: ج ۳: ص ۱۳۶**)

معلوم ہوا کہ امام حسن بن زیاد اللؤلؤیؒ (م ۲۰۴ھ)، امام ابو حنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے اصحاب کی روایات کے عالم، حافظ اور ان میں مکثر ہیں۔ لہذا ان حضرات سے مروی روایات میں وہ صدوق ہیں۔ (**مجمع الزوائد: حدیث نمبر ۸۷۹۰، میزان الاعتدال: ج ۲: ص ۲۲۴، ترجمہ اعمش**) واللہ اعلم